128423 - یوم عاشوراء کے ساتھ گیارہ تاریخ کا بھی روزہ رکھنا فقہاء کیوں مستحب قرار دیتے ہیں ؟

سوال

یوم عاشوراء کے متعلق میں نے ساری احادیث کا مطالعہ کیا ہے لیکن کسی میں بھی یہ نہیں ملا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کی مخالفت کرتے ہوئے گیارہ محرم کا روزہ رکھنے کا اشارہ کیا ہو، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تو فرمان یہ ہے کہ:
" اگر میں آیندہ برس زندہ رہا تو میں نو اور دس تاریخ کا روزہ رکھوں گا " یہودیوں کی مخالفت کرتے ہوئے، اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی بھی گیارہ تاریخ کا روزہ رکھنے کی راہنمائی نہیں فرمائی.
اس بنا پر کیا یہ بدعت تو نہیں کہلائیگی کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا ہم وہ کر رہے ہیں، اور نہ ہی صحابہ کرام نے ایسا کیا ہے ؟
اور کیا اگر کسی شخص کا نو محرم کا روزہ رہ جائے تو دس محرم کا روزہ کفائت کر جائیگا یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

علماء کرام نے گیارہ محرم کا روزہ رکھنا اس لیے مستحب قرار دیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو ایسا کرنے کا حکم دیا تھا.

مسند احمد کی روایت میں ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یوم عاشوراء کا روزہ رکھو، اور اس میں یہودیوں کی مخالفت کرتے ہوئے ایک دن قبل روزہ رکھو یا ایک دن بعد میں "

مسند احمد حدیث نمبر (2155).

اس حدیث کو صحیح قرار دینے میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، شیخ احمد شاکر نے اسے حسن قرار دیا ہے، اور مسند احمد کے محققین حضرات اسے ضعیف کہتے ہیں.

اور ابن خزیمہ نے اسے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے دیکھیں: ابن خزيمة حديث نمبر (2095) علامہ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابن ابی لیلی کے سوء حفظ کی بنا پر اس کی سند ضعیف ہے، اور عطاء وغیرہ نے اس کی مخالفت کی ہے، انہوں نے اسے ابن عباس سے موقوف روایت کیا ہے، اور اس کی سند امام طحاوی اور بیہقی کے ہاں صحیح ہے " انتہی

اس لیے اگر حدیث حسن ہے تو یہ حسن ہے، اور اگر ضعیف ہے تو اس طرح کے مسئلہ میں علماء کرام تساہل سے کام لیتے ہیں، کیونکہ ا سکا ضعف تھوڑا سا ہے، نہ تو یہ موضوع ہے اور نہ ہی مکذوب، اور اس لیے بھی کہ یہ فضائل اعمال میں ہے خاص کر محرم الحرام میں روزے رکھنے کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب دلائی ہے.

حتی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" رمضان المبارک کے بعد سب سے افضل روزے محرم الحرام کے ہیں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1163).

امام بیہقی نے یہ حدیث سنن الکبری میں مندرجہ بالا الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے، اور ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:

" اس کے ایک دن قبل اور ایک دن بعد روزہ رکھو " یہاں یا کی بجائے اور کےالفاظ ہیں.

اتحاف المہرہ میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ان الفاظ کے ساتھ رویت کیا ہے کہ:

" اس کے ایک دن قبل اور ایک دن بعد روزہ رکھو "

دیکھیں: اتحاف المهرة حديث نمبر (2225).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اسے احمد اور بیہقی نے ضعیف سند کے ساتھ روایت کیا ہے، کیونکہ محمد بن ابی لیلی ضعیف ہے، لیکن اس نے اکیلے یہ روایت نہیں کی بلکہ صالح بن ابی صالح بن حي نے اس کی متابعت کی ہے " انتہی

اس طرح یہ روایت نو اور دس اور گیارہ تاریخ کا روزہ رکھنے کے استحباب پر دلالت کرتی ہے.

بعض علماء نے گیارہ تاریخ کے روزے کے استحباب کا ایک اور سبب بیان کیا ہے یہ دس تاریخ کی احتیاط ہے، کیونکہ بعض لوگ محرم کے چاند میں غلطی کر سکتے ہیں، اس لیے یقینی طور پر معلوم نہیں کہ کونسا دن دس تاریخ

كا تھا، اس ليے اگر كوئى مسلمان شخص نو اور دس اور گيارہ تاريخ كا روزہ ركھ ليتا ہے تو اس نے يوم عاشورا كا روزہ ركھ ليا.

ابن ابى شيبہ نے مصنف ابن ابى شيبہ ميں طاؤس رحمہ اللہ سے روايت كيا ہے كہ وہ دس محرم سے ايك دن قبل اور ايك دن بعد روزہ ركھا كرتے تھے، كہ كہيں دس محرم كا روزہ رہ نہ جائے.

ديكھيں: مصنف ابن ابى شيبۃ (2 / 313).

اور امام احمد رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جو شخص يوم عاشوراء كا روزہ ركھنا چاہتا ہے تو وہ نو اور دس تاريخ كا روزہ ركھے، ليكن اگر مہينوں ميں اسے اشكال پيدا ہو جائے تو وہ تين دن كے روزے ركھے، ابن سيرين يہى كہا كرتے تھے " انتہى

ديكھيں: المغنى (4 / 441).

اس سے يہ واضح ہوا كہ تين روزوں كو بدعت كہنا صحيح نہيں ہے.

ليكن اگر كوئى شخص نو محرم كا روزہ نہيں ركھ سكا تو وہ اكيلا دس محرم كا روزہ ركھ لے تو اس ميں كوئى حرج نہيں اور يہ مكروہ نہيں ہوگا، اور اگر وہ اس كے ساتھ گيارہ محرم كا روزہ ملا لے تو يہ افضل ہے.

مرداوى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" صحيح مسلك كے مطابق صرف دس محرم كا روزہ ركھنا مكروہ نہيں، شيخ تقى الدين (ابن تيميہ) رحمہ اللہ نے اس كى موافقت كى ہے كہ يہ مكروہ نہيں " انتہى مختصرا

ديكھيں: الانصاف (3 / 346).

واللہ اعلم .